اور جس کی ممکنہ سزا سزائے موت ہو۔ لدھا رام رضامند ہو گیا۔ لیکن دوسرے دن جب وہ عدالت میں پیش ہوا تو اچانک اپنے بیان سے منحرف ہو گیا اور کہا کہ حقیقت میں اس کا بیان حکم حاکم تھا۔ اور شاہ جی نے وہ کچھ نہیں کہا جس کی رپورٹ اس سے دلوائی گئی تھی سرکاری وکیل انگریز تھا وہ چلایا "لدھا رام تم جانتے ہو کہ کیا کر رہے ہو" لدھا رام نے سکون سے جواب دیا "میں جانتا ہوں"

انگریز وکیل نے کہا " تمہیں اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کی سزا ہو سکتی ہے۔ تم اپنی ملازمت گنوا دو گے اور تم جیل بھیج دیئے جاؤ گے۔ تو لدھا رام نے جواب دیا کہ میں یہ بھی جانتا ہوں میں احکامات کی تعمیل کا پورا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن جب میں نے اس شخص کو کٹہرے میں دیکھا تو وہ مجھے رشی لگا۔ ایک ایسا مقدس انسان جس کے چہرے سے شعاعیں پھوٹ رہی تھیں میں اس کے خلاف ایسے گناہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا "لدھا رام کو چار سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔

یہ تھا شاہ جی کی ذات کا جادو اور اصول پرستی۔۔۔۔۔۔۔۔ اور دیانت داری سی، آئی، ڈی کے آدمیوں کی۔

سیّدِ آتش نوا

اک شخص تھا کہ مثلِ خرام صبا ہوا
جیسے چمن میں بلبلِ رنگیں نوا ہوا
اسکی زباں پہ وحدت باری کی گفتگو
اور قلب میں تھا عشق پیمبر رچا ہوا
اقبال نے کہا جسے شمشیر بے نیام
انگریز جس کے خوف سے لرزیدہ پا ہوا
جوہر نے اس کو ساحر اعظم لقب دیا
اس عہد میں جو صاحب صدق و صفا ہوا
"بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں"
ہے خود ظفر علی کی زباں سے ادا ہوا
سنتا ہوں اس کے زور خطابت کی دھوم دھام
اس دیس میں وہ سید آتش نوا ہوا
یونس مرے وطن سے کمینوں کی ہے صدا
سوگند رب کعبہ وہ شیر وفا ہوا

سید محمد یونس بخاری